شاہ بلیغ الدین

آگ

کوئی دیوانہ وار چلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ آگ، آگ! جو بھی یہ چیخیں سنتا خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگتا کہ آگ کدھر بھڑک اٹھی ہے؟ نہ شعلہ نہ دھواں۔۔۔۔۔۔ دور تک آگ کا نام و نشان نہ دیکھ کر ہیبت زدہ راہی سوچتا۔۔۔۔۔۔ یہ کون شخص ہے؟ اور کیوں اس کرب سے چلا رہا ہے؟ اسے کیا معلوم تھا کہ یہ آگ دوسرے نہ دیکھ سکتے تھے۔ یہ تو اس بد نہاد کے دل و دماغ کی آگ تھی جو اسے جھلسائے دے رہی تھی۔ اس بدکردار کو زندگی ہی میں دوزخ میں جھونک دیا گیا تھا۔ حضرت ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ شام کے علاقے میں ایک بازار سے گزر رہا تھا۔ کہ یہ اندوہناک چیخیں مجھے سنائی دیں۔ میں اس شخص کے پاس گیا جو دیوانہ وار چلائے جا رہا تھا اس کے قریب پہنچ کر جو کچھ حضرت ابو قلابہ نے دیکھا وہ کوئی بھی دیکھ لیتا تو ایک مرتبہ لرز کر رہ جاتا۔ آواز انسانی تھی لیکن یہ چیخیں گوشت کے ایک لوتھڑے سے نکل رہی تھیں۔ جو زمین پر گھسٹتا جا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے۔ دونوں آنکھیں اندھی تھیں۔ اللہ جانے کیا منظر اس کی اندھی آنکھوں میں بار بار پھر رہا تھا کہ وہ بے بس ہو کر چلاتا تھا۔۔۔۔۔۔ آگ! آگ! ناممکن تھا کہ اس کی آواز سنکر جہنم کی آگ کا خیال نہ آئے۔ کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیوں اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر ٹوٹ پڑا تھا۔

حضرت ابو قلابہ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔ میں اس شخص کے پاس گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ۔۔۔۔ تو کون ہے؟

اس کے جواب سے معلوم ہوا وہ ان بلوائیوں میں سے ایک تھا۔ جو امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔

ذوالنورین ماہر نظم و نسق تھے، بہت بڑے مجاہد تھے بلا کی سوجھ بوجھ رکھتے تھے۔ اتنے بڑے تاجر تھے کہ ان کے برابر مسلمانوں میں کوئی امیر تھا ہی نہیں۔ دولت بھی ایسی پاک کہ کبھی پیاسے مسلمانوں کے لئے کنواں خریدنے کے کام آئی۔ کبھی مسجد نبوی کو وسیع کرنے میں لگی، کبھی غزوۂ تبوک کے سروسامان میں خرچ ہوئی۔ ایک حضرت خدیجتہ الکبریٰ ایک حضرت ابوبکر اور ایک حضرت عثمان یہ تین ہی تو تھے جن کی دولت سب سے زیادہ مسلمانوں کے کام آئی۔ وہ کلام اللہ کے حافظ تھے اور کلام اللہ کے ایک ایک لفظ کی حفاظت کرنے والے تھے۔ انہی نے امت کو ایک قراءت پر جمع کیا تھا۔ سبائی کوچہ گرد اسی لئے ان کی جان کے درپے ہو گئے حضرت عمر کو شہید کر کے آستین کے سانپوں نے سمجھا تھا کہ ملت اسلامیہ کو انھوں نے پارہ پارہ کر دیا۔ جیسے جیسے رومی اور مجوسی اپنے اپنے علاقوں پر دوبارہ قابض ہوتے جا رہے تھے۔ سبائیوں کی بن آئی تھی لیکن حضرت عثمان نے آہنی دیوار بن کر اندرونی اور بیرونی ہر سیلاب کو روکا چھینے ہوئے۔ علاقے پھر واپس لے لئے۔ نظم و نسق کو پوری طرح گرفت میں

رکھا- منافق شورہ پشت اپنے خفیہ اڈوں سے نکلے ہی تھے کہ پھر روپوش ہو گئے- اسلامی مملکت عثمانی دور خلافت میں بہت پھیلی- ان ہی کی توجہ سے مسلمانوں کا پہلا بحری بیڑہ بنا اور مسلمانوں نے پہلی بحری فتح حاصل کی- وہ معاملہ فہم نہ ہوتے تو اتنے بڑے تاجر نہ ہوتے- وہ مدبر نہ ہوتے تو ابوبکر و عمر کے مشیر و وزیر نہ ہوتے- ان کی مالیاتی سوجھ بوجھ کام نہ آتی تو فارس کے مفتوحہ علاقے جاگیروں میں بٹ جاتے- اسلام کی مالیاتی پالیسی حضرت عمر نے بنائی- ان کا ہاتھ حضرت عثمان نے بٹایا-

منافق ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں- جھوٹ کے یہ پتلے ایک بات بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے- صدیق اکبر کے بعد حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ نے اسلامی مملکت کو مضبوط اور مستحکم بنایا- بس یہی بات یہودیوں اور ان کے چیلوں چانٹوں کو بری معلوم ہوتی ہے- اور یہ ان پر طرح طرح سے حرف گیری کرتے ہیں-

اس بدبخت نے ابوقلابہ کو تفصیل سنائی تو کہا------ میں امیر المومنین کے گھر میں کود کر حملہ کرنا چاہتا تھا کہ ان کی شریک حیات آڑے آئیں میں نے انھیں ایک تھپڑ رسید کیا------ وہ گوشت کا لوتھڑا اپنی سرگزشت کیا سنا رہا تھا اس کی بدبختی منہ سے بول رہی تھی- اس نے کہا کہ------- میری دریدہ دہنی اور دست درازی دیکھ کر حضرت عثمان سے ضبط نہ ہوسکا فرمایا------ یہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ ناحق ایک پردہ دار بی بی پر ہاتھ اٹھاتا ہے؟

اور پھر انتہائی مظلومیت میں ان کی زبان سے نکلا------- خداوندا! اس ستمگار کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے! اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے! اسے آگ کا لقمہ بنا دے!-------- اس نے کہا یہ بددعا سن کر میرے ہوش اڑ گئے میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا-

مظلوم کی آہ کبھی رائیگاں نہیں جاتی- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں------- میں نے یہ منظر خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت عثمان کی فریاد پر عرش الہی لرز گیا تھا- حضرت عثمان تو محبوب رب العلمین کے محبوب تھے- جنت کی سب سے زیادہ بشارتیں انھی کو ملی تھیں- دنیا نے بہت جلد ان کی آہ رسا کا انجام دیکھ لیا-

یزید بن صبیب کہتے ہیں کہ ------ امیر المومنین سے گستاخی کرنے والوں میں کوئی غضب الہی سے نہ چھوٹا- یہ دیوانے کتوں کی طرح پاگل ہو کر مرے- حضرت نافع کا بیان ہے-------- جس نے ان کا عصا اپنے گھٹنے کے بل پر توڑا تھا- اس کی وہ ٹانگ ہی سڑ گئی- حضرت حذیفہ بن یمان کا کہنا تھا کہ -------- اللہ کی قسم! قاتلین عثمان کا ٹھکانہ دوزخ کے سوا کوئی اور نہیں-

ابوقلابہ سے اس سڑے گلے گوشت کے لوتھڑے نے کہا------- میرے ہاتھ پاؤں کٹ گئے - میری آنکھیں اندھی ہو گئیں- اب ایک آگ کا مرحلہ باقی ہے جو ضرور پورا ہو گا---- کون جانے جو آگ باہر سے نظر نہ آتی وہ اندر سے اسے کس طرح جلاتی جاتی تھی کہ وہ بے تحاشا چلانے لگتا تھا------- آگ، آگ، آگ!